محمد الیاس خان

جمہوریہ چیچن اچکیریا: صدر اسلان مسخادوف اور جمہوریہ کا مستقبل

۲۷ جنوری کو جمہوریہ چیچنیا میں صدارتی اور پارلیمانی انتخابات کا انعقاد ہوا۔ اگرچہ انتخابی عمل کے اس پہلے مرحلے میں پارلیمان کی ۶۳ نشستوں میں سے صرف پانچ نشستوں پر ہی انتخاب کا عمل مکمل ہو سکا[1]، تاہم صدارتی انتخابات پہلے ہی مرحلے میں فیصلہ کن نتائج کے حامل ثابت ہوئے۔ اتوار دو فروری کو چیچنیا کے الیکٹورل کمیشن کی طرف سے جاری کیے گئے حتمی نتائج کے مطابق جمہوریہ چیچنیا کے وزیر اعظم اور سابق سپہ سالار اعلیٰ جناب اسلان مسخادوف ۵۹٫۳۲ فیصد ووٹ حاصل کر کے جمہوریہ کے نئے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ عوامی تائید کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر کمانڈر شامل باسائیف رہے جنہوں نے ۲۳٫۵ فیصد ووٹ حاصل کیے۔ جمہوریہ کے سابق صدر سلیم خان یاندر بائیف ۱۰٫۱۲ فیصد ووٹ حاصل کر کے تیسری پوزیشن پر رہے[2]۔

اسلان مسخادوف کون ہیں؟

۴۵ سالہ جنرل اسلان مسخادوف قازقستان میں جلاوطنی کے عالم میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۷ء میں جب ان کی عمر صرف چھ سال تھی، وہ اپنے والدین کے ساتھ چیچنیا کے گاؤں "زبیر یورت" آ کر آباد ہوئے۔ زبیر یورت گاؤں چیچنیا کے ناد تریچنی ضلع میں واقع ہے۔ ۱۸ سال کی عمر میں انہوں نے سوویت فوج میں شمولیت اختیار کی۔ ۱۹۷۲ء میں انہوں نے جارجیا کے دارالحکومت تبلیسی کے ہائر آرٹیلری سکول سے گریجویشن کی۔ ۱۹۸۱ء میں انہوں نے کلینین ملٹری اکیڈمی، لینن گراڈ میں ایک پیشہ وارانہ کورس مکمل کیا۔
انہوں نے اپنے کیریر کا آغاز سوویت شرق اقصیٰ [Far East] میں پلوٹون کمانڈر کی حیثیت سے کیا۔ انہوں نے ہنگری میں ارٹلری بٹالین کمانڈر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔ بعد میں ان کو

چیچنیا کے حالیہ صدارتی انتخاب کے نتائج کے تجزیے سے اندازہ ہوتا ہے کہ چیچن عوام نے اس امیدوار کے حق میں فیصلہ دیا ہے جو کامیاب عسکری حکمت عملیوں کی تشکیل کے ساتھ ساتھ مذاکرات کی میز پر بھی اپنی فہم و فراست کا لوہا منوا چکے ہیں۔ چیچن عوام کو اندازہ ہے کہ روسیوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت یہ دونوں صلاحیتیں بے حد ضروری ہیں۔

چیچنیا: صدارتی انتخاب (۲۷ جنوری ۱۹۹۷ء)

* کل رائے دہندگان: ۵۱۳،۵۸۵
* حق رائے دہی استعمال کرنے والوں کا تناسب: ۷۹٫۴ فیصد
* ناکارہ قرار دیے جانے والے ووٹوں کا تناسب: ۴ فیصد

مصدر: اتارتاس نیوز ایجنسی (۲ فروری ۱۹۹۷ء)

نمایاں صدارتی امیدواروں کے حاصل کردہ ووٹ

نام امیدوار	حاصل کردہ ووٹ	فیصد تناسب
* اسلان مسخادوف	۲۴۱،۹۵۰	۵۹٫۳۲
* شامل باسائیف	۹۵،۸۴۰	۲۳٫۵
* سلیم خان یندر بائیف	۴۱،۱۸۳	۱۰٫۱۲

مصدر: اتارتاس نیوز ایجنسی (۲ فروری ۱۹۹۷ء)

جناب اسلان مسخادوف چیچن افواج کے کمانڈر انچیف رہے ہیں۔ انہوں نے اگست ۱۹۹۶ء میں چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں قابض روسی افواج کو شکست دے کر شہر پر پھر سے چیچن حریت رجمنٹ کمانڈر کی حیثیت سے ترقی دی گئی۔ ۱۹۹۰ء میں انہوں نے میزائل ٹروپس کے سربراہ اور ڈویژن ارٹلری کمانڈر کی حیثیت سے لتھوانیا کے شہر ولنیس میں ٹیلی ویژن سنٹر پر قبضہ کیا۔ کرنل مسخادوف نے ۱۹۹۲ء میں سوویت آرمی کو خیر باد کہہ دیا۔ اگلے چار سال تک وہ چیچن حریت پسندوں کے دوبدوش چیچن جنگ آزادی میں مصروف رہے۔ بعد میں انہیں چیچن افواج آزادی کا چیف آف سٹاف بنایا گیا۔ دسمبر ۱۹۹۳ء میں انہیں ڈویژن جنرل کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ مسخادوف نے افغان جنگ میں حصہ نہیں لیا ہے۔ جنرل مسخادوف نے ۲ جنوری ۱۹۹۷ء کے صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کرتے ہوئے چیچن افواج کی سربراہی سے استعفاء دے دیا تھا۔

مصدر: ایمپیکٹ انٹرنیشنل، لندن، شمارہ فروری ۱۹۹۷ء

پسندوں کا قبضہ بحال کیا۔ گروزنی اور ارگون شہروں پر اسلان مسخادوف کی قیادت میں چیچن حریت پسندوں کے قبضے کے نتیجے میں ۱۳ اگست ۱۹۹۶ء کو چیچنیا میں روسی افواج کے عبوری کمانڈر کونسٹنٹین پولیکووسکی ان کے ساتھ جنگ بندی معاہدہ پر دستخط کرنے پر مجبور ہوئے۔ ۲۲ اگست ۱۹۹۶ء کو چیچنیا کے لیے صدر یلسن کے خصوصی نمائندے الیگزنڈر لیبد کے ساتھ مذاکرات کے بعد انہوں نے روس کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کیے جس کے تحت فوری جنگ بندی کا اعلان ہوا۔ نیز روسی افواج کے انخلاء اور چیچنیا کی سیاسی حیثیت کے تعیّن کے لیے بات چیت جاری رکھنے اور چیچنیا میں امن عامہ کی بحالی کے لیے روسی - چیچن مشترکہ گشتی یونٹوں کے قیام پر اتفاق کر لیا گیا۔ جنرل اسلان مسخادوف نے ۳۱ اگست ۱۹۹۶ء کو جنرل لیبد کے ساتھ ایک اور تاریخی معاہدے پر دستخط کیے جس کی رو سے اگرچہ چیچنیا کے سیاسی مستقبل کے تعین کا فیصلہ سن ۲۰۰۱ء تک معطل کیا گیا، تاہم اس معاہدے کے نتیجے میں عملاً چیچنیا کی سرزمین پر حریت پسندوں کو مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا۔ روسیوں کی پشت پناہی اور نام نہاد انتخابات کے نتیجے میں جو روس نواز حکومت گروزنی میں قائم کی گئی تھی اس کے سربراہ ڈوکو زوگائیف

روس - چیچن جنگ: اہم واقعات کا تسلسل

روس - چیچن جنگ کے دوران رونما ہونے والے بعض اہم واقعات کا تاریخی تسلسل کچھ یوں ہے۔

۱۹۹۴ء

۱۱ دسمبر - ماسکو اور سابق چیچن صدر جوہر دودائیف کے درمیان مذاکرات میں تعطل کے بعد روسی افواج

ماسکو فرار ہو گئے۔ اس کے صرف دو ہفتے بعد (۱۷ ستمبر ۱۹۹۶ء کو) چیچنیا کے سابق صدر سلیم خان یاندر بائیف اور جنرل الیگزنڈر لیبد کے مابین مذاکرات کے نتیجے میں چیچنیا میں نئی عبوری حکومت کی تشکیل پر اتفاق کر لیا گیا۔ جب عبوری حکومت کی تشکیل ہوئی تو اس میں جنرل اسلان مسخادوف کو وزیر اعظم کے طور پر شامل کیا گیا۔ واضح رہے کہ ۳۱ اگست کو فریقین کے مابین ہونے والے سمجھوتے میں چیچنیا میں نئی حکومت کے قیام کے لیے انتخابات کے انعقاد پر اتفاق کر لیا گیا تھا۔

میدان جنگ میں اور مذاکرات کی میز پر زبردست کامیابیوں کے حصول نے چیچن عوام میں جنرل اسلان مسخادوف کی مقبولیت بام عروج پر پہنچائی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کے لیے کسی بھی امیدوار کو دس ہزار افراد کے حمایتی دستخط پیش کرنے کی قانونی ضرورت کے پیش نظر جنرل اسلان مسخادوف نے اپنے کاغذات نامزدگی کے ساتھ حمایتی دستخطوں کی جو فہرست جمع کرائی وہ ایک لاکھ افراد کے دستخطوں پر مشتمل تھی[3]۔ جنرل اسلان مسخادوف نے بدھ ۱۲ فروری کو نو منتخب صدر جمہوریہ کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ گروزنی میں ان کی حلف برداری کی تقریب میں روسی سیکورٹی کونسل کے سربراہ ایوان ریبکن اور جنرل الیگزنڈر لیبد بھی موجود تھے۔ جنرل اسلان مسخادوف نے اپنا حلف قرآن کریم پر ہاتھ رکھ کر اٹھایا[4]۔

نے متعدد اطراف سے چیچنیا پر حملہ کر دیا۔ دودائیف نے ۴ نومبر ۱۹۹۱ء کو چیچنیا کی آزادی و استقلال کا اعلان کیا تھا۔

۱۹۹۵ء

۱۹ جنوری - دارالحکومت گروزنی کے صدارتی محل پر روسی فوج کی طرف سے ایک ماہ تک جاری رہنے والی گولہ باری کے نتیجے میں چیچن عسکریت پسندوں نے محل خالی کر دیا۔ یہ محل روسیوں کے خلاف چیچن تحریک مزاحمت کی علامت بن گیا تھا۔

۱۴-۲۰ جون - جنوبی روس کے شہر بدڈانوفسک میں چیچن عسکریت پسندوں کی جانب سے ڈیڑھ ہزار کے قریب روسیوں کو یرغمال بنا لیا گیا۔ اس عمل کے نتیجے میں روس اور چیچنیا کے درمیان پہلا جنگ بندی معاہدہ [۳۰ جولائی کو] طے پا گیا۔ جمہوریہ سے روسی افواج کے انخلاء اور چیچن عسکریت پسندوں کو غیر مسلح کرنے کے لیے مذاکرات شروع کرنے پر بھی اتفاق ہو گیا۔ عسکریت پسندوں کی اس کارروائی کے جواب میں روسی افواج کی فائرنگ سے ۱۸۰ کے قریب افراد مارے گئے۔

۱۹ اکتوبر - روسیوں نے ۳۰ جولائی کے معاہدہ پر عمل درآمد روک دینے کا فیصلہ کیا۔

۱۴ دسمبر - جمہوریہ چیچنیا کے دوسرے بڑے شہر گدرمیز کو روسی حملہ آور افواج کے قبضے سے چھڑانے کے لیے عسکریت پسندوں نے بڑے پیمانے پر حملہ شروع کر دیا۔

انہوں نے اپنے حلف میں کہا:

"میں عہد کرتا ہوں کہ میں چیچن مملکت کی آزادی کا تحفظ کروں گا۔ میں دستور و قانون کا احترام کروں گا اور چیچن عوام کے حقوق کا دفاع کروں گا"[5]۔

انہوں نے مزید کہا:

"میں ان چیچن عوام کے حقوق کا دفاع کروں گا جو پچھلے تین سو سالوں سے اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں"[6]۔

انہوں نے چیچنیا کے اسلامی تشخص کو مضبوط کرنے اور ملک میں لاقانونیت کے خاتمے کا بھی عہد کیا۔ چیچنیا میں رہائش پذیر روسی اقلیت کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا: "مذہبی وابستگیوں سے قطع نظر تمام شہری یکساں حقوق کے روادار ہوں گے"[7]۔

اس سے قبل انہوں نے ۲۸ جنوری کو انتخابات کے ابتدائی نتائج کے اعلان کے وقت کہا تھا: "چیچنیا ایک آزاد ملک ہے۔ جس نے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا ہوا ہے۔ اب تو صرف یہ عمل باقی ہے کہ اس کی آزادی کو روس سمیت دیگر ممالک تسلیم کر لیں"[8]۔ صدر مسخادوف کی حلف برداری کی

۱۴-۱۷ دسمبر - ماسکو کی جانب سے چیچنیا میں منعقد کرائے گئے انتخابات میں ڈوکو زاوگائیف کو جمہوریہ کا سربراہ منتخب کر لیا گیا۔ عسکریت پسندوں نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔ انتخابات میں بڑے پیمانے پر بے قاعدگیوں سے متعلق رپورٹیں منظر عام پر آئیں۔

چھ ماہ تک جنگ بندی قائم رہنے کے بعد دسمبر کے اختتام پر چیچنیا میں فریقین کے درمیان خونریز جھڑپوں کا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو گیا۔

۱۹۹۶ء

۹-۲۴ جنوری - چیچنیا کے پڑوس میں واقع روسی جمہوریہ داغستان کے شہر "قزلیار" میں چیچن عسکریت پسندوں نے ۲۰۰۰ افراد کو یرغمالی بنالیا۔ داغستان اور چیچنیا کی سرحد پر واقع علاقے پرومسکوئی میں بھی اسی طرح کی کارروائی کی گئی۔ ان کارروائیوں کے دوران میں روسی افواج کی فائرنگ سے پچاس سے لے کر ایک سو کے قریب افراد مارے گئے۔

۱۶-۱۹ جنوری - ترکی کے علاقے ترابزند میں چیچن عسکریت پسندوں کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے ایک گروہ نے ایک کشتی پر قبضہ کر کے اس میں سوار افراد کو یرغمالی بنالیا۔ تاہم یہ یرغمالی جلد ہی رہا کر دیے گئے۔

۶ مارچ - چیچن عسکریت پسندوں نے گروزنی پر دوبارہ قبضے کے لیے بہت بڑا حملہ شروع کیا۔

۲۱ اپریل - چیچن صدر جوہر دودائیف روسیوں کے راکٹ حملے میں شہید ہو گئے۔ سلیم خان یاندر بائیف

تقریب میں شرکت کے لیے بعض غیر ملکی شخصیات کو بھی دعوت نامے بھجوائے گئے تھے۔ لیکن کریملن کی ان دھمکیوں کی وجہ سے کہ ان ممالک کے ساتھ روس اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لے گا جن کے نمائندے مسخادوف کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کریں گے، غیر ملکی نمائندوں نے تقریب حلف برداری میں شرکت کی جرات نہیں کی۔ ماسکو کی اس روش پر تبصرہ کرتے ہوئے تقریب میں موجود جنرل الیگزینڈر لیبد نے کہا:

"روسی حکام کی طرف سے غیر ملکی مہمانوں کی تقریب میں شرکت روکنے کا اقدام حماقت پر مبنی ہے۔ اس جمہوری عمل کی توحوصلہ افزائی ہونی چاہیے تھی"[9]۔

کچھ روسی سیاسی حلقوں نے یہ تاثر پھیلانے کی کوشش کی کہ جنرل اسلان مسخادوف کریملن کے حمایت یافتہ صدارتی امیدوار تھے۔ اس کا ایک مقصد تو بظاہر صدر مسخادوف اور دیگر حریت پسند رہنماؤں کے درمیان اختلافات پیدا کرنا تھا۔ ثانیاً اس تاثر کے ذریعے کریملن کے حکام جنرل مسخادوف کی مستقبل کی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کے بہتر مواقع پیدا کرنے کے لیے کوشاں تھے۔ بہرحال روسیوں کے یہ دونوں مقاصد پورے ہوتے نظر نہیں آرہے ہیں۔ صدارتی انتخابات کے دوسرے مضبوط ترین امیدوار شامل باسائیف نے اسلان مسخادوف کی کامیابی کے بعد یہ کہہ کر روسیوں کی ان توقعات پر پانی پھیر دیا کہ:

ان کے جانشین نامزد ہوئے۔

۲۷ مئی - ماسکو میں سلیم خان یاندر بائیف اور صدر یلسن کے درمیان ملاقات کے نتیجے میں یکم جون سے جنگ بندی پر اتفاق ہو گیا۔

۲۵ جون - صدر یلسن نے جمہوریہ سے روسی افواج کے جزوی انخلاء کے حکم نامے پر دستخط کیے۔

۱۰ جولائی - روس نے ان دیہی آبادیوں پر بے تحاشا گولہ باری شروع کر دی جن پر عسکریت پسندوں کا قبضہ تھا۔

۶ اگست - چیچن عسکریت پسندوں نے دارالحکومت گروزنی پر حملہ کرتے ہوئے انتہائی سرعت کے ساتھ اس پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔

۱۱ اگست - روس کی سیکورٹی کونسل کے سربراہ اور روسی صدارتی انتخابات میں صدر یلسن کے حریف ریٹائرڈ جنرل الیگزینڈر لیبد نے چیچن تنازعہ کے حل کے سلسلہ میں مذاکرات شروع کرنے سے قبل بھرپور اختیارات حاصل کیے۔

۱۳ اگست - چیچن مسلح افواج کے سربراہ اسلان مسخادوف اور چیچنیا کے لیے صدر یلسن کے خصوصی نمائندے جنرل الیگزینڈر لیبد نے ایک معاہدہ پر دستخط کیے جس کی رو سے چیچنیا میں مستقل جنگ

"آپ [مسخادوف کو] نہیں جانتے، وہ [روسیوں کے مقابلے میں] مجھ سے بھی زیادہ سخت موقف کے حامل ہو سکتے ہیں۔ یہ تو وقت ہی بتائے گا"[10]۔

شامل باسائیف نے مزید کہا: "ہمارے درمیان تصادم کبھی بھی نہیں ہو گا۔ ہم نے روسی جارحیت کے خلاف کندھے سے کندھا ملا کر جہاد کیا ہے۔ ہمارا ایک مشترکہ ہدف ہے اور وہ چیچنیا کی آزادی ہے"[11]۔

جنرل مسخادوف ایک مضبوط شخصیت کے حامل آدمی ہیں۔ وہ جذبات کو منطق پر غلبہ حاصل نہیں ہونے دیتے۔ وہ حالیہ چیچن جنگ آزادی کے ہیرو شہید صدر جوہر دودائیف کے قریب ترین ساتھیوں میں سے تھے۔ شہید صدر سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

> جنرل جوہر دودائیف سخت گیر اور جذبات سے مغلوب ہونے کی خصوصیات کے حامل تھے۔ میں ہمیشہ [ان سے] کہتا تھا کہ ہمیں جنگ کی طرف بھاگنا نہیں چاہیے [We should not rush to the war]۔ جہاں تک چیچنیا کی آزادی اور استقلال کا تعلق ہے میرے اور ان کے موقف میں ذرّہ برابر فرق نہیں تھا"[12]۔

بندی، روسی افواج کے انخلاء اور چیچنیا کے سیاسی مستقبل کے بارے میں فیصلہ سن ۲۰۰۱ء تک مؤخر کرنے پر اتفاق کیا گیا۔

۱۷ اکتوبر۔ صدر یلسن نے الیگزنڈر لیبد کو سیکورٹی کونسل کی سربراہی کے فرائض سے سبکدوش کر دیا۔

۲۳ نومبر۔ صدر یلسن نے چیچنیا سے روسی افواج کے مکمل انخلاء کے فرمان پر دستخط کیے۔ مخلوط چیچن حکومت کے سربراہ اسلان مسخادوف اور روسی وزیر اعظم وکٹر چرنومیر دین نے ۲۷ جنوری ۱۹۹۷ء کو چیچنیا میں طے شدہ صدارتی و پارلیمانی انتخابات سے قبل روس ۔ چیچن تعلقات کی نوعیت کے بارے میں ایک معاہدہ پر دستخط کیے۔

۱۷ دسمبر ۔ صلیب احمر کی بین الاقوامی کمیٹی [ICRC] کے گروزنی میں متعین عملے کے چھ غیر ملکی ارکان کو چیچنیا کے قصبے "نووی اتاگی" کے ہسپتال میں بعض نقاب پوش مسلح افراد نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

۲۸ دسمبر ۔ چیچنیا میں صدارتی و پارلیمانی انتخابات کے لیے انتخابی مہم شروع ہو گئی۔

۲۹ دسمبر ۔ روسی فوج کے آخری لڑاکا [combat] دستے بھی چیچنیا سے نکل گئے۔ روسی فوج کے صرف معاون دستے چیچن سرزمین پر باقی رہ گئے۔

۱۹۹۷ء

۵ جنوری ۔ روسی افواج کا انخلاء مکمل ہو گیا۔

کمانڈر شامل باسائیف کے بارے میں صدر مسخادوف کہتے ہیں۔ "وہ میرے فوجی ساتھی [comrade in arms] ہیں جنھوں نے میری ہمراہی میں [روسیوں کے ساتھ جنگ کے] دو سالوں میں ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں"[۱۳]۔

دونوں رہنماؤں کے ان بیانات سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ وہ روسیوں کی طرف سے چیچن سیاسی اور فوجی رہنماؤں میں اختلافات پیدا کرنے کے خطرات سے پوری طرح باخبر ہیں۔ اور وہ روسیوں کی ان چالوں کو ناکام بنانے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔

صدر مسخادوف کی مستقبل کی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے سے متعلق روسی توقعات میں یہ بات شامل ہے کہ بحیرہ کیسپین کے تیل کی ترسیل کے لیے جمہوریہ چیچنیا کی سرزمین سے گذرنی والی پائپ لائن کے استعمال پر انہیں راضی کیا جائے۔ یہاں یہ امر پیش نظر رہے کہ کریملن کی طرف سے چیچنیا کی آزادی تسلیم نہ کرنے کی سب سے بڑی وجہ اس خطے میں روسی اقتصادی مفادات ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ صدر مسخادوف روس کے ساتھ مضبوط اقتصادی تعلقات کے خواہاں ہیں لیکن وہ ان تعلقات کو برابری اور باہمی مفاد کی بنیاد پر تشکیل دینا چاہتے ہیں۔ اس پس منظر میں وہ چیچنیا کی سرزمین میں موجود پائپ لائن

۲۷ جنوری - چیچن صدارتی و پارلیمانی انتخابات کا پہلا دور مکمل ہوا۔ صدارتی انتخاب کے پہلے ہی دور میں اسلان مسخادوف پچاس فیصد سے زائد ووٹ لے کر چیچنیا کے صدر منتخب ہو گئے۔

جمہوریہ چیچن اچکیریا: بنیادی معلومات

محل وقوع: جمہوریہ چیچن اچکیریا قفقاز کے پہاڑی سلسلے کے شمال میں واقع ہے۔ قفقاز کا پہاڑی سلسلہ بحیرہ کیسپین سے بحیرۂ اسود تک پھیلا ہوا ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کو یورپ اور ایشیا میں حدِّ فاصل سمجھا جاتا ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کے شمال کی طرف کے علاقے کو شمالی قفقاز کہا جاتا ہے۔ یہ علاقہ یورپ کا حصہ شمار کیا جاتا ہے۔ جنوب کی طرف کے علاقے کو ماوراء قفقاز یا "ٹرانس کاکیشیا" کہا جاتا ہے۔ اس علاقے میں تین بڑی ریاستیں جارجیا، آرمینیا اور آذر بائیجان واقع ہیں۔ شمالی قفقاز کا بیشتر علاقہ رشین فیڈریشن میں شامل کیا گیا ہے۔ اس علاقے میں بہت سی چھوٹی چھوٹی مسلم قومیتیں آباد ہیں۔ جمہوریہ چیچنیا کے مشرق، جنوب مشرق اور شمال مشرق میں روسی فیڈریشن کی خود مختار جمہوریہ داغستان، مغرب میں رشین فیڈریشن کی جمہوریہ انگشتیا اور کبارد۔ بلکاریہ اور شمال میں رشین فیڈریشن کا سٹاوروپول ریجن واقع ہیں۔ جنوب میں اس کی سرحدیں جارجیا سے ملتی ہیں۔ جمہوریہ چیچن اچکیریا کا جغرافیائی محل وقوع

کو ملک کی اقتصادی خوشحالی کے لیے استعمال کریں گے۔ اور روسیوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت جمہوریہ کے اقتصادی مفادات کا تحفظ یقینی بنائیں گے۔

صدر مسخادوف کی ترجیحات میں ملکی تعمیر نو سر فہرست ہے۔ وہ روسیوں سے تاوان جنگ کی مد میں خطیر رقوم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بہر حال توقع یہی ہے کہ کریملن رقوم کی فراہمی کو چیچنیا کی روس کے اندر خود مختار خطے کی حیثیت سے شمولیت قبول کرنے سے مربوط کریں گے۔ کیا صدر مسخادوف چیچنیا کی آزادی اور استقلال پر سودا کیے بغیر روسیوں کو چیچنیا کی تعمیر نو کے لیے اقتصادی امداد اور رقوم کی فراہمی پر راضی کر سکیں گے؟ اس سوال کا مثبت جواب ہی چیچنیا کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ بحیرہ کیسپین اور بحیرۂ اسود کو ملانے والی اہم روسی شاہراہ، ریلوے لائن اور تیل کی ترسیل کی پائپ لائن جمہوریہ چیچن اچکیریا کی سرزمین سے ہو کر گزرتی ہیں۔

رقبہ: جمہوریہ چیچن کا رقبہ ۱۷،۳۰۰ مربع کلومیٹر پر مشتمل ہے۔

آبادی: حالیہ جنگ سے قبل چار لاکھ روسی النسل باشندوں سمیت جمہوریہ کی مجموعی آبادی تقریباً بارہ لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔ چیچن باشندوں کا شمار خطہ قفقاز میں آباد قدیم ترین باشندوں میں ہوتا ہے۔

دارالحکومت: جمہوریہ کا دارالحکومت گروزنی ہے۔ جس کی آبادی جنگ سے قبل چار لاکھ نفوس پر مشتمل تھی۔ گروزنی کو روسیوں نے انیسویں صدی میں ایک نوآدیاتی چھاؤنی اور قلعے کے طور پر بسایا تھا۔ گروزنی روسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "خوفناک" یا "خطرناک" [threatening] ہیں۔ جمہوریہ کی حریت پسند قیادت نے اس کا نام حالیہ جنگ آزادی کے ہیرو سابق شہید صدر جوہر داؤد کے نام پر جوہر کلی یا جوہر ویلے رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

تاریخ: سولہویں صدی کے وسط تک شمالی قفقاز کے علاقے بشمول چیچنیا بیرونی دنیا کے لیے غیر معروف تھے۔ ۱۵۸۲ء میں روسیوں نے پہلی دفعہ چیچن علاقوں پر یلغار کی، لیکن چیچن باشندوں نے ان کے اس حملے کو ناکام بنا دیا۔ ۱۷۸۳ء میں بحیرۂ اسود سے متصل جزیرہ نمائے کریمیا کی مسلم ریاست کو روس میں ضم کرنے کے بعد زار شاہی افواج ایک بار پھر چیچن علاقوں پر حملہ آور ہوئیں۔ روسیوں کے اس حملے نے چیچن قبائل کو امام منصور کی قیادت میں روسیوں کے خلاف متحد کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ۱۷۹۱ء تک چیچن مسلمانوں نے امام منصور کی قیادت میں روسیوں کے خلاف علم جہاد بلند رکھا۔ ۱۷۹۱ء میں امام منصور روسیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور ۱۷۹۴ء میں انہیں شلسبرگ جیل میں پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔

۱۸۳۲ء سے ۱۸۵۹ء تک چیچن اور داغستانی مسلمان امام شامل کی قیادت میں روسی حملہ آوروں

حواشی

1. "Low Turnout levaves Chechnya without Parliament", AFP report, *Dawn*, Feb. 10, 1997.
2. "Maskhadov Gets 59.32 pc Votes in Chechnya Poll", AFP report, *Dawn*, Feb. 3, 1997.
3. Huma Nasim, "The Chechen Conflict And It s Fallout", *The Muslim*, Feb. 17, 1997.
4. "Maskhadov Vows to Strengthen Independence of Chechnya", AFP report, *The Nation*, Feb. 13, 1997.
5. Ibid.
6. Ibid.
7. Ibid.

کے خلاف مسلسل جہاد کرتے رہے۔ اس دوران میں روسیوں کو پے در پے ہزیمتوں سے دوچار کیا گیا۔ ۱۸۵۹ء میں امام شامل کے ہتھیار ڈالنے کے بعد چیچن عوام نے کچھ عرصے تک روسیوں کے خلاف غیر منظم جہاد جاری رکھا۔ ۱۹۲۰ء میں چیچن عوام ایک بار پھر روسی قابضین کے خلاف علم بغاوت لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ بہرحال اس بغاوت پر ایک سال کے اندر ہی قابو پا لیا گیا۔ کریملن کے سوویت حکام نے چیچن مسلمانوں کے خلاف ظلم و بربریت کا بازار گرم کر دیا اور مذہب اسلام اور اسلامی تہذیب کی ہر علامت کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کی منظم کوششیں شروع ہو گئیں۔ ۱۹۲۲ء میں سوویت حکام نے چیچن اور انگشتیا کو ملا کر ایک علیحدہ انتظامی یونٹ کے قیام کا اعلان کیا۔ چیچن انگشتیا کو ۱۹۳۴ء میں روسی فیڈریشن کی ایک خود مختار جمہوریہ کا درجہ دیا گیا۔ ۱۹۴۴ء میں دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر سٹالن نے چیچن اور انگش عوام پر حملہ آور جرمن افواج کے ساتھ تعاون کا الزام لگاتے ہوئے انہیں اپنے وطن سے جلاوطن کر کے وسطی ایشیا اور دیگر علاقوں میں بھیج دیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک تہائی آبادی منزل پر پہنچنے سے قبل ہی سفری صعوبتوں اور بھوک پیاس کی تاب نہ لاتے ہوئے موت کے گھاٹ اتر گئی۔

۱۹۵۷ء میں سابق سوویت صدر خروشچیف نے دیگر جلاوطن قومیتوں کے ساتھ ساتھ چیچن اور انگش عوام کو اپنے وطن لوٹنے کی اجازت دی۔ سوویت یونین کے انہدام کے بعد نومبر ۱۹۹۱ء میں جمہوریہ چیچنیا کی پارلیمنٹ نے ریاست کی آزادی اور خود مختاری کی توثیق کا اعلان کر دیا۔ اس سے قبل ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے انتخابات میں جنرل جوہر داؤد جمہوریہ کے صدر منتخب ہو چکے تھے اور انہوں نے ۴ نومبر کو چیچنیا کی آزادی اور استقلال کا اعلان کیا تھا۔ دسمبر ۱۹۹۴ء تک ماسکو کے حکمرانوں نے گروزنی کی حریت پسند قیادت کے ساتھ براہ راست ٹکر لینے کی بجائے جمہوریہ میں اقتصادی اور سیاسی عدم استحکام پیدا کرنے کی حکمت عملی اپنائے رکھی۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۹۴ء کو چالیس ہزار روسی افواج نے چیچنیا پر

8. "Maskhadov ... seeks Independence", AFP report, *Dawn*, Jan. 29, 1997.
9. "Maskhadov Vows ...", op cit.
10."Alessandra Stanley, "Chechen leader Faces A new Battle", *NewYork Times*, reproduced by *Nawai Waqt*, Rawalpindi, Feb. 7, 1997.
11. "Basayev Pledges not to oppose Maskhadove", AFP report, *The Nation*, Jan. 30, 1997.
12. Alessandra Stanley, op cit.
13. "Big Pro-independence Rally Held in Grozny", AFP report, *Dawn*, Jan. 24, 1997.

عام حملہ کر دیا۔

معیشت: چیچنیا کی معیشت کا دار و مدار تیل پر ہے۔ سوویت دور میں یہ بھاری مقدار میں تیل پیدا کرنے والی جمہوریہ تھی۔ یہاں پٹروکیمیکل مصنوعات کی صنعت بھی تھی۔ بہرحال جمہوریہ کے تیل کی برآمد اور فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی میں اس کا اپنا حصہ صرف ۲ فیصد تھا۔ حالیہ جنگ کے دوران میں ہونے والے اقتصادی نقصانات کا تخمینہ ۱۴۰ بلین امریکی ڈالر لگایا گیا ہے۔

مذہب: مقامی چیچن آبادی اسلام سے وابستہ ہے۔ وہ سولہویں صدی میں آوار اور کمیک قومیت کے مسلمان مبلغین کے ہاتھوں بڑے پیمانے پر مشرف با اسلام ہوئے۔ اگرچہ جمہوریہ میں اسلامی تہذیب و تمدن کے آثار کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ بعض روایتوں کے مطابق خلیفۂ ثالث حضرت عثمان بن عفانؓ کے زمانے میں یہاں اسلام کے نور کی کرنیں پہنچ چکی تھیں۔